اہلِ طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ



شمارہ نمبر
25

ت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 25 نومبر 2009 ذیقعد 1430

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین صفی القادری

قدس اللہ سرہ العزیز

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر	2
2	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ محمد امداد حسین	3
3	درس حدیث	مفتی جلال الدین احمد امجدی	3
4	باب علم نبی فی مناقب علی	پیر محمد طاہر حسین قادری	5
5	دیوان قادری	پروفیسر ڈاکٹر جمیل قلندر	22
6	شجرہ شریف	سلسلہ طریقت خاندان قادریہ کرمیہ	26
7	اسلاف سلسلہ قادریہ	سید سید علی گیلانی	27
8	صبغۃ اللہ	میاں محمد یار نصر قادری	30
9	دستار بندی و سجادگی	پیر محمد طاہر حسین قادری	33
10	زیارات ترکی	افتخار احمد حافظ قادری	37
11	سی حرفی	مرزا سجاد حسین سجاد قادری	42
12	مجلس نمبر 5	چوہدری اللہ رکھا قادری	44

بیرون ملک نمائندے: برطانیہ پیر طیب حسین، میاں سرفراز احمد آئرلینڈ پیر محمد قاسم

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ



قرآن پاک میں زمین کی سیر وسیاحت کے ساتھ ایک دوسرے مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے آثار مبارکہ کی زیارت کرنے کا بھی ارشاد خداوندی موجود ہے۔ یہ ارشادِ مبارک اپنے اندر وسیع معانی کا ذخیرہ محفوظ کیے ہوئے ہے۔ دنیاوی اسباب کی موجودگی کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ اگر ذوق وشوق کی دولت سے بھی نوازے تو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کیلئے ایک مرتبہ ترکی ضرور جانا چاہیے۔ ہمارے ہاں ایک تاثر پایا جاتا ہے کہ ہم ترک عوام کی ظاہری شکل وصورت دیکھتے ہی فوراً غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ لوگ تو دینِ اسلام سے بہت دور ہوں گے۔ یہ تاثر بالکل غلط اور اصل صورت حال اس سے بالکل مختلف ہے۔ بحمد اللہ! ترکی کے اندر اسلام موجود ہے۔ اولیائے کرام کے آستانے موجود ہیں جن سے لوگ آج بھی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ ترکی کیا اب تو مغرب میں بہت تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے اور اس میں ہماری کوئی سعی وکوشش شامل نہیں بلکہ یہ اولیائے کرام کی تعلیمات اور ان کے ملفوظاتِ مبارکہ کا نتیجہ ہے۔ ایک اعداد وشمار کے مطابق سال 2007ء میں مغرب میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب صوفی بزرگ اور ولی کامل حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کی مثنوی شریف کا انگریزی ترجمہ ہے۔

ترک عوام پاکستانیوں سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ یہ قوم صبر وتحمل، اخلاق اور نظم وضبط میں اپنی مثال آپ ہے۔ ترک حجاج جس ترتیب وتنظیم کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے نظر آتے ہیں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ مدینہ طیبہ طاہرہ میں جس ادب، خاموشی اور عقیدت واحترام کا مظاہرہ یہ قوم کرتی ہے اسے دیکھ کر رشک آتا ہے۔

یوں تو پورے ترکی میں ہر دور کی یادگاریں قابل دید ہیں لیکن بالخصوص اس کے تین شہروں استنبول، انقرہ اور قونیہ شریف میں بے شمار اولیائے کرام کے مزاراتِ مبارکہ، مساجد اور تاریخی اہمیت کے مقامات لائق زیارت ہیں۔

استنبول

شہر استنبول دو براعظموں ایشیا اور یورپ میں واقع ہے۔ اپنے خوبصورت منظر اور موقع کے اعتبار سے شاید ہی کوئی دوسرا شہر اس کا ثانی ہو۔ یہ شہر کئی صدیوں تک اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا اور اہم مرکز رہا ہے۔ یہی وہ شہر قسطنطنیہ ہے کہ جس کے فاتح امیر ولشکر کیلئے حضور پاک ﷺ نے بشارت فرمائی تھی۔ پھر شہر ادرنہ میں عثمانی سلطان مراد ثانی کے ہاں 29 مارچ 1432ء کو پیدا ہونے والا ایک سعادت مند بچہ جس کا نام "محمد" تھا، ایک بزرگ حضرت آق شمس الدین ؒ کی تربیت کے نتیجے میں 29 مئی 1453ء کو قسطنطنیہ پر غلبہ حاصل کر کے دنیا میں "فاتح" کے لقب سے مشہور ہوا۔ استنبول شہر کو مسجدوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ اسی شہر کے ایک محل "طوپ قاپی سرائے" میں نبی اکرم ﷺ کے تبرکات مقدسہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار صحابہؓ کرام، بزرگانِ دین، اولیاء اللہ اور سلاطینِ عثمانیہ کے مزاراتِ مبارکہ وتاریخی مقامات قابل دید ہیں۔

تبرکاتِ نبویہ ﷺ

طوپ قاپی محل کا شمار دنیا کے قدیم ترین محلات میں ہوتا ہے یہ محل وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا عمارتوں کا غیر معمولی مجموعہ ایک عجیب وغریب نظارہ پیش کرتا ہے۔ فتح قسطنطنیہ کے بعد سلطان محمد الفاتح کے حکم سے اس محل کی تعمیر شروع ہوئی۔ 1465ء تا 1853ء تک یہ محل سلاطینِ عثمانیہ کے سرکاری دفاتر اور رہائش گاہوں کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ 1921ء میں سلطنتِ عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد اس کو عجائب گھر میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس محل میں بے شمار عثمانی ادوار کے تاریخی آثار قابل دید ہیں۔ اسی محل کی ایک عمارت تبرکاتِ نبویہ ﷺ کیلئے مخصوص کی گئی ہے۔ اکثر سیاح حضرات اسی عمارت کی طرف زیادہ متوجہ رہتے ہیں۔ اس عمارت کے ایک مخصوص کمرہ کے باہر جہاں پر نبی اکرم ﷺ کے تبرکات مبارکہ محفوظ ہیں ایک قاری ہر وقت نہایت ہی پر کیف ودلکش آواز میں تلاوتِ کلام پاک میں مصروف رہتے ہیں۔ بحمد اللہ ان تبرکاتِ مقدسہ کی دو بار زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

﴿تبرکات مبارکہ کا مختصر تعارف﴾

تبرکات نبویہ ﷺ

☆ خوبصورت سنہری صندوق میں حضور پاک ﷺ کا جبہ مبارک
☆ خوبصورت سنہری صندوق میں حضور پاک ﷺ کا دندان مبارک
☆ حضور پاک ﷺ کے متعدد موئے مبارک شیشہ کی الماریوں میں فریموں میں محفوظ ہیں
☆ حضور پاک ﷺ کی تلوار مبارک، تیر کمان اور علم شریف
☆ خوبصورت سنہری صندوق میں حضور پاک ﷺ کی مہر مبارک
☆ شیشے کی خوبصورت الماریوں میں حضور پاک ﷺ کے خطوط مبارکہ
☆ حضور پاک ﷺ کا نقشِ پا مبارک
☆ دو سنہری ڈبیوں میں قبر انور کی خاک مبارک
☆ حجرۂ نبویہ ﷺ کے غلاف مبارک کے قطعات

خانہ کعبہ کے تبرکات

☆ خانہ کعبہ کا لکڑی کا قدیم دروازہ
☆ مقام ملتزم کا پتھر

☆ میزابِ رحمت
☆ خانہ کعبہ کے تالے اور چابیاں
☆ غلافِ کعبہ کے مختلف قطعات

متفرق تبرکات مقدسہ

☆ ہرن کی کھال پر لکھا ہوا قرآن پاک
☆ چار خلفائے راشدین کی تلواریں اور چند دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تلواریں
☆ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دو ٹوپیاں
☆ عصائے موسیٰ علیہ السلام
☆ حضرت داؤد علیہ السلام کی تلوار
☆ حضرت یوسف علیہ السلام کا عمامہ شریف

﴿ان مذکورہ تبرکات کے علاوہ بھی کئی تبرکات قابل دید ہیں﴾

مزارِ مبارک حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

ساتویں صدی عیسوی میں جو قافلہ فتح قسطنطنیہ کیلئے روانہ ہوا تھا اس میں حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ دورانِ راہ آپ بیمار ہو گئے اور وصیت فرمائی کہ اگر اس سفر کے دوران میرا انتقال ہو جائے تو میرے جسم کو ساتھ لے جا کر قسطنطنیہ کی فصیل کے باہر دفن کر دینا۔ چنانچہ راستے میں ہی آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے جسدِ اطہر کو قسطنطنیہ کی فصیل کے باہر دفن کر دیا گیا۔ لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ آپ کی قبر مبارک کا ظاہری نشان باقی نہ رہا۔ پندرھویں صدی عیسوی میں جب سلطان محمد الفاتح کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوا تو سلطان نے حکم دیا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک تلاش کیا جائے۔ تاکہ اس پر ایک بہترین مزار مبارک تعمیر کروایا جائے جس پر آپ کے روحانی استاد حضرت آق شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جگہ کی نشاندہی فرمائی۔ اور پھر اس مقام پر سلطانِ وقت نے ایک عظیم عمارت تعمیر کروائی۔

مزار مبارک حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ مرکزِ شہر استنبول سے باہر واقع ہے۔ اس پورے علاقے کو آپ ہی کے نام مبارک "**ایوب سلطان**" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ شہر سے یہاں پہنچنے کیلئے ہر وقت با آسانی بسیں، ٹیکسیاں اور پرائیویٹ کاریں مل جاتی ہیں۔ جمعہ والے دن تو آپ کے مزار مبارک اور مسجد میں بے پناہ رش ہوتا ہے اور عید کا سماں معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم کہ اس عظیم صحابی و میزبانِ رسول ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں تین بار حاضری اور تین جمعۃ المبارک ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ 16 جولائی 2004ء بروز جمعۃ المبارک ہم اپنے بزرگ میزبان شیخ عثمان صاحب (اب ان کا وصال ہو چکا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو غریقِ رحمت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، ہمارے قیام استنبول کے دوران انہوں نے ہماری خدمت کی انتہا کر دی تھی) کے ہمراہ جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری اور جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے پہنچے تو شیخ عثمان صاحب نے انتظامیہ کے ایک ذمہ دار شخص کو ترکی زبان میں ہمارے بارے میں کچھ بتایا جس پر انتظامیہ نے ہمیں حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے کمرۂ خاص میں جانے کی اجازت عنایت فرمائی۔ جہاں پر عام حالات میں اندر آنے کی قطعاً اجازت نہیں۔ اس مخصوص کمرۂ مزار مبارک کا جالی دار دروازہ ہے اور باہر کی طرف شیشہ لگا ہوا ہے۔ جس کے پیچھے ایک طویل ہال میں لوگ کھڑے ہو کر زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ہم گناہگاروں پر آپ نے خصوصی تصرف و کرم اور میزبانی فرمائی کہ عین مزار مبارک کے قریب پہنچ کر حاضری دینے اور مزار مبارک کو بوسہ لینے کا شرف حاصل ہونے کے ساتھ آپ کے مزار مبارک پر دو عدد چادروں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ اس مقام پر نوافل ادا کئے، سب کیلئے دعائیں کیں اور نماز جمعہ بھی اس متبرک و مقدس مقام پر ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ترکی فنِ تعمیر کا عظیم شاہکار ہے اور انتہائی پُرکیف مقام ہے۔ ترکی کے اکثر لوگ روحانیت اور سکونِ قلب کیلئے اس مقام پر حاضری دیتے ہیں۔ مزار مبارک کے سامنے والی دیوار میں حضور پاک ﷺ کا نقشِ پا محفوظ ہے۔ لوگ اس نقشِ مقدس کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک ترکی شخص نے مجھے بتایا کہ ترکی میں جو شخص سکون کا متلاشی ہو تو وہ استنبول میں حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوتا ہے یا قونیہ شریف میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر تسکینِ روح و قلب حاصل کرتا ہے۔

شہر استنبول میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے **31 مزارات** مبارکہ بتائے جاتے ہیں ان کے مقامات اور تعداد اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	نام علاقہ	تعداد مزارات مبارکہ
1	ایوب سلطان	4
2	ایوان سرائی	16
3	کراکوئی	3
4	بلاط	1
5	فاتح	2
6	امینیو	2
7	اسکودار	2
8	سلطان احمد	1

دو گیلانی شہزادوں کے مزارات مبارکہ

استنبول کی ایک مسجد (Arpa Cilar) میں دو گیلانی شہزادوں کے مزارات مبارکہ ہیں۔ اس مقام پر بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا ان کے اسماء مبارکہ قطب العارفین الشیخ محمد الگیلانی القادری اور الشیخ علی الگیلانی القادری ہیں۔ الشیخ محمد الگیلانی سلطان محمد الفاتح کی فوج کے سپہ سالار تھے۔

درگاہ حضرت پیر سید نور الدین الجراحی رضی اللہ عنہ

حضرت پیر سید نور الدین الجراحی رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب والد محترم کی طرف سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت سیدنا عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت سوموار شریف 12 ربیع الاول 1089ھ کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم استنبول کے نامور اساتذہ سے حاصل کی۔ فن قرأت میں حضرت یوسف آفندی کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ 19 سال کی عمر میں قانون کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے بعد سلطنتِ عثمانیہ کی طرف سے مصر میں چیف جسٹس کے عہدہ پر تقرری کے احکامات جاری ہوئے لیکن جس دن بذریعہ کشتی آپ کی مصر روانگی تھی۔ اس روز شدید طوفان کی وجہ سے آپ سفر نہ کر سکے، انہی ایام میں اپنے چچا حاجی حسین آفندی سے ملاقات کیلئے چلے گئے جن کے گھر کے قریب خلوتیہ سلسلہ کی مرکزی درگاہ واقع تھی اور اس وقت درگاہ کے متولی الحاج علی علاؤ الدین کستندیلی رضی اللہ عنہ اپنے روحانی فیض سے ایک عالم کو سیراب فرما رہے تھے۔ آپ کے چچا حضرت نور الدین کو لے کر حضرت شیخ علی علاؤ الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے استقبال کرتے ہوئے فرمایا خوش آمدید! میرے بیٹے نور الدین، خوش آمدید! اور حکم دیا کہ اے نور الدین! دنیا کو پس پشت ڈال کر راہِ تصوف اختیار کرو۔ جس پر حضرت نور الدین نے دنیاوی عہدہ سے معذرت کے بعد حضرت شیخ علاؤ الدین کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنا شروع کر دیں۔ 1115ھ 26 سال کی عمر میں آپ کے مرشد کریم نے آپ کو خرقۂ خلافت سے نوازنے کے بعد دو درویش خدام (حضرت سلیمان ولی الدین اور حضرت محمد حسام الدین) کے ہمراہ علاقہ کراگمرک (جہاں پر اب آپ کا مزار مبارک ہے) میں پہنچ کر خلق خدا کی تربیت کا حکم فرمایا۔ دوسری طرف علاقہ کراگمرک میں مسجد چنفدا خاتون کے مؤذن اسماعیل آفندی کو خواب میں حضور پاک ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے پیر نور الدین الجراحی کی آمد اور ایک درگاہ کھولنے کا اعلان فرمایا اور مؤذن اسماعیل آفندی سے فرمایا کہ وہ مسجد میں آپ کیلئے ایک کمرۂ خلوت تیار کرے۔ مؤذن نے صبح ہوتے ہی حضرت نور الدین الجراحی کیلئے ایک کمرہ تیار کروایا اور خود آپ کا انتظار کرنے لگا۔ ادھر حضرت پیر نور الدین الجراحی اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ اسکودار سے ایک کشتی کے ذریعے روانہ ہوئے۔ کشتی کے سفر کے بعد طویل پیدل سفر کرتے ہوئے جب مسجد چنفدا خاتون کے سامنے سے گزرے تو مؤذن اسماعیل آفندی نے آپ کو دیکھتے ہی کہا کیا تم نور الدین الجراحی نہیں ہو؟ جس پر حضرت نور الدین الجراحی نے فرمایا، کیا تم اسماعیل مؤذن نہیں ہو؟ جو ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ پھر اسماعیل آفندی نے اس مخصوص کمرہ کی چابی آپ کے حوالے فرمائی۔ جہاں آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مقیم ہونے کے بعد خلق خدا کی رہنمائی اور روحانی تربیت میں مصروف ہو گئے۔ اسی مسجد کے قریب ایک فوت شدہ شخص بکر آفندی کا مکان فروخت ہو رہا تھا، حضرت نور الدین الجراحی نے اس کے وارثوں کو پیغام بھیجا کہ وہ یہ مکان درگاہ کیلئے خریدنا چاہتے ہیں۔ اسی رات عثمانی سلطان احمد ثالث کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے سلطانِ وقت کو فرمایا کہ اس جگہ کو حضرت نور الدین کی درگاہ کیلئے خریدا جائے۔ صبح ہوتے ہی عثمانی سلطان نے وہ جگہ خریدنے کے بعد حضرت پیر نور الدین الجراحی کے حوالے کی کہ یہاں پر درگاہ تعمیر کی جائے۔ الحمد اللہ رب کائنات کے خصوصی فضل و کرم اور مہربانی سے اس بندۂ ناچیز کو وہ درگاہ جو حضرت نبی کریم ﷺ کے حکم مبارک پر تعمیر ہوئی اس کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم بروز سوموار 26 جولائی 2004ء اس بابرکت درگاہ میں اپنے میزبان حضرت شیخ عثمان صاحب کی معیت میں حاضر ہوئے۔ بارگاہِ حضرت پیر سید نور الدین الجراحی میں سلام پیش کیا۔ متولی صاحب سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جنہوں نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ہم سے کافی دیر گفتگو فرمائی اور اس بندۂ ناچیز کو سلسلۂ جراحیہ پر ایک تفصیلی کتاب کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ اس درگاہ مبارک میں ہفتہ میں تین دن محافل منعقد ہوتی ہیں۔ جس میں محفل سماع اور رقص رومی بھی پیش کیا جاتا ہے۔ نماز عصر کے بعد لوگ اس درگاہ میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ایک دائرے کی صورت میں بیٹھ جاتے ہیں۔ متولی صاحب ذکر جہر کرواتے ہیں دعا کے بعد نماز مغرب باجماعت ادا کی جاتی ہے اور پھر تمام حاضرین میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔

درگاہ حضرت پیر نور الدین الجراحی کے بارے میں یہ روایات بھی کثرت سے مشہور ہیں کہ اس درگاہ میں مانگی ہوئی دعائیں قبول و منظور ہوتی ہیں۔

مساجد استنبول

استنبول کو مساجد کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ ہر علاقہ میں کئی کئی مساجد موجود ہیں۔ اکثر مساجد عثمانی سلاطین کی یادگاریں ہیں اور اب کچھ نئی بھی تعمیر ہو چکی ہیں۔ چند مساجد کے اسماء اور ان کے مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علاقہ	نام مسجد
فاتح	مسجد خرقۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم / مسجد سلطان محمد الفاتح / مسجد غازی احمد پاشا / مسجد مہر ماہ سلطان / مسجد مراد پاشا / مسجد رمضان آفندی / مسجد سلطان سلیم / مسجد سنبل آفندی
اسکودار	مسجد عزیز محمود ھدائی / مسجد شمسی پاشا

امینونو	مسجد بایزید/ مسجد لالیلی/ مسجد محمود پاشا/ مسجد نور عثمانیہ/ مسجد رستم پاشا/ مسجد سلیمانیہ/ مسجد سلطان احمد
بیبک	مسجد بیبک بحمد اللہ اس مسجد میں مورخہ 24 جولائی بروز ہفتہ مغرب کی آذان دینے اور جماعت کروانے کا شرف حاصل ہوا۔

ایا صوفیہ عجائب گھر

یہ عمارت کئی صدیوں تک عالم عیسائیت کا سب سے بڑا گرجا رہا۔ فتح قسطنطنیہ کے بعد جب یہ اسلامی سلطنت کا حصہ بن گیا تو سلطان محمد الفاتح نے اس میں نماز کی ادائیگی کا حکم دیا لیکن اس وقت یہ مقام ایک قومی عجائب گھر کی صورت میں محفوظ ہے اور اس میں بے شمار اشیاء قابل دید ہیں۔

﴿عثمانی سلاطین کے مقبرے﴾

استنبول میں کئی عثمانی سلاطین کے مقبرے موجود ہیں۔ جو عثمانی فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہیں اور قابل دید ہیں۔ ہم تمام مقبروں پر تو حاضر نہ ہو سکے لیکن حتی الامکان ان سلاطین کے مقبروں میں ضرور حاضری دی کہ جن کا کسی طور حرمین شریفین اور اولیاء اللہ سے رابطہ رہا۔ سلطنت عثمانیہ کی طوالت کا اصل راز بھی ان سلاطین کی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے نسبت، خدمت اور بزرگان دین سے تعلق اور حاضری تھا۔ نبی اکرم ﷺ سے ترک سلاطین کے عشق و محبت کا اگر اندازہ لگانا ہو تو آج بھی ترک سلاطین کی مسجد نبوی شریف میں تعمیرات سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ان سلاطین نے اپنے دور خلافت کے دوران حجاز مقدس میں سرکار مدینہ ﷺ کے مقام ولادت سے لے کر وصال مبارک تک کے ہر لحہ سے وابستہ مقام کو آنے والی نسلوں کیلئے محفوظ کرنے کا اہتمام کیا۔ اس وقت بھی مسجد نبوی شریف میں بارہ زینوں والا انتہائی خوبصورت اور سونے کے کام سے مزین منبر شریف عثمانی سلطان مراد ثالث کی یادگار ہے۔ جو اس سلطان نے 998ھ میں ارسال کیا تھا۔ صاحب مرأة الحرمین (صفحہ 471) اس منبر شریف کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ **وھو من عجائب الدنیا لا یوجد لہ مثیل** کہ اس منبر شریف کا دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے جس کی مثال ملنا محال ہے۔

مقبرہ سلطان محمد الفاتح

یہ مقبرہ اسی سلطان کے نام سے منسوب علاقہ "فاتح" میں موجود ہے اور عثمانی فن تعمیر کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ اس سلطان نے بیس سال کی عمر میں امور سلطنت سنبھالے۔ مشہور بزرگ حضرت آق شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زیر تربیت رہنے کے نتیجے میں 29 مئی 1453ء قسطنطنیہ فتح کرکے حضور پاک ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کے مستحق ٹھہرے۔ جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "جو قسطنطنیہ کو فتح کرے گا وہ عظیم امیر ہوگا اور اس کا لشکر بھی عظیم لشکر ہوگا"۔

مقبرہ سلطان سلیم اول

اس عظیم سلطان کا مقبرہ علاقہ فاتح کے قریب "**چار شنبہ**" میں موجود ہے۔ یہ سلطان صرف ایک قسم کا کھانا لکڑی کی پلیٹ میں کھایا کرتے تھے۔ عظیم اسکالر مولانا عبدالحلیم کے زیر تربیت رہے طوپ قاپی محل میں موجود تبرکات مقدسہ میں اکثر تبرکات نبویہ ﷺ فتح مصر کے بعد سلطان سلیم اول ہی لے کر آئے تھے۔ فتح مصر کے بعد اہل مدینہ منورہ کا رابطہ سب سے پہلے اسی سلطان سے ہوا۔

مقبرہ سلطان سلیمان اول القانونی

یہ سلطان سلیم اول کے صاحبزادے ہیں جو بے شمار عظیم القابات سے نوازے گئے۔ 46 سال تک حکومت کی۔ شہر مدینہ منورہ کی فصیل تعمیر کروائی۔ سفید اور سرخ سنگ مرمر سے روضہ مبارکہ کے ستون تعمیر کروائے۔ اس عظیم سلطان کا مقبرہ علاقہ "**سلیمانیہ**" میں ہے۔

مقبرہ سلطان عبدالحمید اول

سلطان عبدالحمید اول انتہائی دینی و مذہبی حکمران تھے یہاں تک کہ آپ کو "**ولی**" کا لقب دیا گیا۔ 1789ء میں انتقال ہوا اور علاقہ **Bahcekapi** میں اپنے تعمیر کردہ مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اس مقبرہ کی ایک دیوار میں حضور پاک ﷺ کا نقش پا موجود ہے۔

مقبرہ سلطان محمود دوم

سلطان عبدالحمید اول کے صاحبزادے ہیں۔ 25 سال کی عمر میں نظام حکومت سنبھالا۔ 1817ء میں گنبد خضراء شریف کی تعمیر کروائی جو اب تک موجود ہے۔ گنبد مبارک پر سب سے پہلے سبز رنگ اسی سلطان نے کروایا۔ 54 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ سلطان محمود دوم کے جنازے میں انتہائی ہجوم تھا۔ آپ کا مقبرہ علاقہ **Divan Yolu** میں واقع ہے۔

مقبرہ سلطان عبدالمجید اول

سلطان محمود کے صاحبزادے ہیں۔ 25 اپریل 1823ء کو ولادت ہوئی۔ مسجد نبوی شریف اور روضہ نبویہ کی عمارت مجیدیہ اسی سلطان نے تعمیر کروائی۔ سلطان مصر اشرف قایتبای کی مسجد نبوی کی تجدید و توسیع کو کافی عرصہ گزر چکا تھا چنانچہ ایک بار پھر نئے سرے سے مسجد نبوی کی تعمیر کی ضرورت پیش آئی۔ عثمانی سلطان عبدالمجید اول نے استنبول شہر سے باہر ایک بستی تعمیر کروائی جس میں دنیا بھر سے ماہرین تعمیرات اور ماہرین فنون و نقوش کو اکٹھا کیا گیا۔ سلطان وقت خود اس بستی میں تشریف لائے اور ان تمام ماہرین کو اپنے مستقبل کے منصوبے سے آگاہ کیا کہ وہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ہر ہنر مند اپنے بچے کو پورا فن سکھائے اور ساتھ ساتھ قرآن پاک بھی حفظ کروائے۔ چنانچہ ایک عرصہ کے بعد حفاظ کی ایک اعلیٰ جماعت اپنے علوم و فنون کے ساتھ تیار ہوگئی۔ پھر یہ حفاظ و عاشقان رسول ﷺ کی جماعت مطلوبہ

ساز وسامان کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہوئی اور مدینہ منورہ سے 12 میل باہر ایک بستی میں قیام پذیر ہوئے تاکہ تعمیرات کا شور وغل حرم نبوی میں نہ پہنچے۔ دوران تعمیر بھی اگر کسی پتھر یا لکڑی کو درست کرنے کی ضرورت پیش آتی تو اس کو اس بستی میں لا کر ٹھیک کیا جاتا۔ تمام کارکنوں و ہنر مندوں اور ماہرین کو ہدایت تھی کہ وہ اس ساری تعمیرات کے دوران باوضو رہیں اور دوران کام تلاوت کلام پاک بھی جاری رہے۔ اس عاشقانہ تعمیر میں ترکوں کے جذبۂ ایمانی اور عشق ومحبت کی جھلک کے علاوہ آج بھی یہ تعمیر اہل ایمان کے دلوں کو ایسا سکون عطا کرتی ہے جس کا الفاظ میں بیان ممکن نہیں۔ تعمیر کے بعد یہ ساری عمارت **"عمارت مجیدیہ"** کے نام سے مشہور ہوئی اور اس کے ایک دروازہ کا نام سلطان کے نام پر **"باب مجیدی"** بھی رکھا گیا۔ باب السلام اور باب الرحمت کے دروازے اب تک اسی سلطان کی یاد دلاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سلطان کے اخروی درجات میں مزید اضافہ فرمائے۔ اس عظیم سلطان کا مقبرہ علاقہ **"چلو شنبہ"** میں مقبرہ سلطان سلیم اول کے قریب واقع ہے۔ مقبرہ میں چار قبور ہیں ایک سلطان عبدالمجید اول کی، ایک ان کی زوجہ کی اور دو بچوں کی قبور ہیں۔

قارئین کرام! صرف ایک شہر استنبول میں ہی اتنے مقاماتِ مقدسہ ہیں کہ ان پر حاضری کیلئے ایک طویل وقت درکار ہے۔ استنبول کے مذکورہ مقامات کے علاوہ جن مقامات پر حاضری ہوئی درج ذیل ہیں۔

☆ ایک پہاڑ کی چوٹی پر حضرت یوشع علیہ السلام کی طویل ترین قبر

☆ علاقہ اسکودار میں ولی کامل حضرت شیخ محمود ھدائی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مبارکہ

☆ علاقہ میولانا قاپی میں مزار مبارک حضرت مرکز آفندی

☆ علاقہ کوچہ مصطفیٰ پاشا میں مزار مبارک حضرت سنبل آفندی (جاری ہے)



فہرست کتب
آستانہ عالیہ منگانی شریف

مطبوعات ﴿ا﴾

ھدیۃ النبی ﷺ (عظمت بارگاہ رسالت کے متعلق وہ مضامین جو آئینہ کرم میں شائع ہوئے)
دیوان قطبیہ (منظوم کلام حضرت قطب الاقطاب پیر گولوی) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
تنویر الابرار مع اوراد قادریہ (افادات عالیہ حضور قبلہ عالم منگانوی)
مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
لمحات کرم (سوانح حیات حضور قبلہ عالم منگانوی) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
ابر کرم (مکتوبات عالیہ حضور قبلہ عالم منگانوی) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
فیضان کرم (ملفوظات عالیہ حضور قبلہ عالم منگانوی) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
سفر حجاز (سفرنامہ حضور قبلہ عالم منگانوی) مرتب: ملک رب نواز قادری صاحب
مظھر المواعظ جلد اول (خطبات عالیہ قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب) مرتب: الٰہ محمد رفیق طاہر قادری
متاع دید (سفرنامہ حجاز مقدس) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب (3) حدیث عشق نمبر (وہ مقالات جو آئینہ کرم میں شائع ہوئے) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
دست کرم (منظوم کلام) رشحۂ قلم۔ پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
بُستان کرم (خطبات حسنہ قبلہ پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب) مرتب: مولانا محمد اکرم قادری عارف والا
آئینہ کرم نمبرز: (1) حضور قبلہ عالم منگانوی نمبر مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
(2) حضور قبلہ عالم سیمینار نمبر مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
صحیفۂ کرم: پاکٹ سائز (مجموعہ وظائف واوراد خاندان قادریہ قطبیہ، کرمیہ) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
وظائف قادریہ (پاکٹ سائز) آستانہ عالیہ منگانی شریف
گلدستہ منگانوی (پاکٹ سائز) منظوم کلام پیران منگانی شریف

زیر طبع ﴿ب﴾

نظر کرم: (منظوم کلام) رشحۂ قلم۔ پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
مآثر شیر یزدانی (مکتوبات عالیہ حضرت سید شیر محمد گیلانی فتح پوری) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب

زیر ترتیب مسودی ﴿ج﴾

مرآت الرحمن فی حقیقۃ الانسان مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
سفینۂ غوثیہ (تذکرہ مشائخ قادریہ قطبیہ) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
جمال حافظ (سوانح حیات حضرت خواجہ حافظ گل محمد قادری) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
آیات کرم (منظوم کلام خواجہ حافظ گل محمد قادری، حضور قبلہ عالم پیر محمد کرم حسین اور قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
افکار کرم (شرح منظوم کلام حضور قبلہ عالم منگانوی) مرتب: مولانا شیر محمد صاحب قادری
مظھر المواعظ جلد دوم (خطبات عالیہ قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب) مرتب: الٰہ محمد رفیق طاہر قادری
کاروان شوق (دوسرا سفرنامہ حجاز) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
جادۂ محبت (تیسرا سفرنامہ حجاز) مرتب: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
آس (اردو غزلیات و رباعیات کا مجموعہ) رشحۂ قلم: پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب
مشکوۃ عشق (پنجابی سی حرفی قبلہ پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب) مرتب: مولانا شیر محمد قادری